مصلح وقت عارف باللہ الحاج حضرت ڈاکٹر علی ملپا صاحب مدظلہ

محمد ضیاء الحق جامعی ندوی بھٹکلی

خلاق عالم نے اپنے دین کی حفاظت کی ذمہ داری خود اپنے ذمہ لے لی ہے۔اسی وجہ سے روز اول سے ہی انسان کی فلاح کے خاطر مختلف قوموں کی طرف مختلف انبیاء علیہ السلام کو مبعوث فرماتا رہا تاکہ انسان کو گمراہی سے نکال کر ہدایت کے راستے پر گامزن کرے ۔آپ ﷺ کی بعثت کے بعد اس سلسلے کو اللہ تعالی نے ختم کردیا، آپ ﷺ قیامت تک کے لئے نبی بنا کر بھیجے گئے، اب ہدایت کا راستہ بتلانے کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا، لیکن اللہ تعالی نے انسان کی فلاح کے خاطر ہر صدی میں چند ایسے برگزیدہ اشخاص کو پیدا کرنے کا سلسلے باقی رکھا ہے اور یہ قیامت تک جاری رہے گا۔ایسے برگزیدہ بندے جن کے ذریعہ اللہ تعالی اپنے دین کی تجدید کرتا رہے گا اور غیر ضروری چیزوں سے دین کو پاک وصاف کرکے از سرنو اس کو تازگی بخشتا رہے گا اللہ کے فضل وکرم سے ہر صدی میں ایسے برگزیدہ اشخاص پیدا ہوتے رہتے ہیں، جسے اللہ تعالی صرف دین کی تجدید اور تبلیغ کے لئے ہی پیدا فرماتا ہے، اور ابتداء ہی میں ان کے خمیر اور مادہ میں صلاح اور تقوی کا عنصر نہایت ہی اعلی درجہ میں ڈال دیتا ہے، تو وہ عالم فانی (دنیا) میں ایک مجدد دین اور نائب رسول کی شکل میں نمودار ہوتے ہیں، ان کی پیدائش معاشرہ کے بہتر اور شریف خاندان میں ہوتی ہے، ان کی پروان دوسروں کے پروان سے مختلف ہوتی ہے۔ان کی طبیعت دوسروں کی طبیعت سے مختلف ہوتی ہے۔ان کا چال چلن دوسروں کے چال چلن سے مختلف ہوتا ہے۔بچپن ہی سے ان کی طبیعت ہر قسم کے ناپسندیدہ کاموں سے دور رہتی ہے۔نہایت ہی شریف اور بردبار طبیعت کے مالک ہوتے ہیں۔ان کی طبیعت اور عادت نبوی طبیعت سے قریب تر ہوتی ہے۔ان اشخاص کو اللہ تعالی دنیا کے مختلف علاقوں اور گوشوں میں پیدا فرماتا رہا ہے تاکہ وہ ان علاقوں اور گوشوں کی اصلاح میں جدوجہد کرے اور لوگوں کو صحیح دین کی تعلیمات سے اگاہ کریں، انہیں گوشوں میں ہمارا ساحلی علاقہ بہت اہمیت کا حامل رہا ہے، یہاں پر ہر صدی میں مصلح اور مجدد پیدا ہوتے رہے ہیں، اور یہ سلسلہ برابر قائم رہا۔ اللہ تعالی نے حضرت ڈاکٹر علی ملپا صاحب مدظلہ کو اس صدی کے لئے قبول فرمایا اور ان سے ایسا زبردست کام لیا ماضی میں جس کی نظیر مشکل سے ملے گی۔حضرت ڈاکٹر صاحب ۱۹۲۰ء میں ایک شریف اور اہل ثروت خاندان میں پیدا ہوئے، ان کے والد شہاب الدین بن محی الدین ایک صاحب ثروت اور شریف انسان تھے، اللہ تعالی نے ان کو مال کے ساتھ سخاوت اور مہمان نوازی کی صفت سے بھی نوازا تھا۔بچپن ہی میں والدین کا سایہ اٹھ گیا اور آپ یتیم ہوگئے۔اس کے بعد آپ اپنے ماموں کی زیر کفالت رہے اور ان کے گھر میں پرورش پائی، ماموں اور ممانی صاحبہ نے آپ سے بڑی محبت اور اکرام کا معاملہ کیا، ہر وقت ان کے آرام وراحت کا خیال رکھا۔آپ بھی ہمیشہ ان کی حسن تربیت اور محبت کی تعریف کرتے رہتے ہیں۔بچپن ہی سے آپ خاموش طبیعت اور نرم مزاج کے حامل رہے ۔کھیل وکود سے بہت دور رہتے، ہر وقت اللہ کا خوف غالب رہتا۔اپنی اصلاح کے لئے بے چین اور اس کی فکر میں لگے رہتے، اپنے نفس کی اصلاح کے خاطر دور دراز جگہوں کا سفر کیا، اور وہاں کے بزرگوں سے اپنے نفس کی اصلاح کی، کئی کئی روز تک وہاں پر مقیم رہے، سب سے پہلے حضرت مولانا عبدالماجد دریا آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے تعلق قائم کیا، انہیں کے مشورے سے اس اصلاحی سفر کا آغاز

کیا،انہیں کے مشورے اور اشارہ سے ۱۹۴۳ء میں حضرت عیسی صاحب الہ آبادی سے اپنا اصلاحی تعلق قائم فرمایا،ان کے بعد حضرت عبدالماجد صاحب کے مشورے سے آپ نے اپنا اصلاحی تعلق حضرت حاجی حقداد خان لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ سے قائم کیا ان سے ۱۹۴۴ء سے ان کی وفات ۱۹۵۰ء تک خط وخطابت جاری رہی،ان کے بعد حضرت دریا آبادی ہی کے مشورے سے آپ نے اپنا اصلاحی تعلق علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ سے قائم کیا۔ان سے خط وخطابت جاری رہی اور ان کی خدمت میں متعدد بار حاضری بھی دی۔حضرت سید صاحب کے ہجرت پاکستان کے بعد حضرت مولانا عبدالباری صاحب ندوی رحمۃ اللہ علیہ سے خصوصی مشورہ وغیرہ لیتے رہے،آپ سے بھی عرصہ دراز تک خط وکتابت قائم رہی۔پھر آپ ہی کے مشورے سے اپنا اصلاحی تعلق مصلح الامت حضرت شاہ وصی اللہ صاحب فتحپوری قاسمی رحمۃ اللہ علیہ سے قائم فرمایا ان سے مسلسل خط خطابت جاری رہی اور ان سے طویل عرصہ تک مستفیض ہوتے رہے اور آپ سے بیعت بھی ہوے،حضرت شاہ صاحب بھی بڑی محبت اور شفقت کا معاملہ فرماتے تھے اور آپ نے حضرت ڈاکٹر صاحب مدظلہ کو اپنے سلسلے کی اجازت بھی دی،شاہد علی مسجد میں کتابی تعلیم کا سلسلہ آپ ہی اجازت سے شروع فرمایا اور جامعہ اسلامیہ کا قیام بھی حضرت شاہ کے مشورے ہی سے عمل میں آیا۔۱۹۶۷ء میں آپ کی وفات کے بعد اپنا اصلاحی تعلق محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرارالحق صاحب حقی رحمۃ اللہ علیہ سے قائم فرمایا اور ہردوئی حاضر ہوکر آپ سے بیعت کی،تھوڑے ہی عرصہ میں محی السنہ نے آپ کو خلافت عطافرمائی،آپ حضرت مولانا ابرارالحق حقی کے ابتدائی چند خلفا میں سے ہیں۔حضرت شاہ صاحب ڈاکٹر صاحب کے ساتھ بے حد محبت واکرام کا معاملہ فرماتے تھے،اللہ تعالی ان کو بہتر بدلہ عطا فرماکر اپنی رضاء وخوشنودی سے سرفراز کرے۔آمین۔

ان کے علاوہ بھی حضرت ڈاکٹر صاحب مدظلہ کا بہت سے مشائخ اور علماء کبار سے خصوصی تعلق قائم رہا۔ان میں حضرت حاجی محمد شفیع بجنوری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی آپ کا خصوصی تعلق قائم رہا۔ان کے علاوہ حضرت قاری طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی حضرت ڈاکٹر صاحب کا تعلق بہت قدیم زمانے سے رہا۔شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ،حضرت مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ،حضرت مولانا منت اللہ رحمانی رحمۃ اللہ علیہ،حضرت مولانا محمد احمد پرتاپگڈھی رحمۃ اللہ علیہ،حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی سے خصوصی تعلق قائم رہا،تقریبا ۵۵ سال آپ سے تعلق رہا۔

ان سب مشائخ اور کبار علماء سے خصوصی تعلق اور انھیں کے مشوروں سے آپ نے اس ساحلی پٹی میں اصلاح وتجدید کا کام منظّم طور پر اور خاموش طریقے سے شروع کیا،مختلف مساجد میں کتابی تعلیم کا سلسلہ شروع فرمایا،رفتہ رفتہ لوگوں کے اندر دین کی باتوں کو سننے کا جذبہ اور دینی بیداری پیدا ہوئی تو آپ کو مدرسہ کے قیام کیلئے راہ ہموار نظر آنے لگی تو اس تخیل کو اپنے دوستوں کے سامنے پیش کیا ،سبھوں نے اس کو قبول کیا اور اس سلسلے میں بھرپور تعاون کا وعدہ کیا،تب ڈاکٹر صاحب مدظلہ نے کوشش شروع کی اپنے دوستوں سے ملاقاتیں کرتے ،اس کے پیچھے دن رات کو ایک کرتے رہے،اللہ تعالی کا فضل شامل حال تھا اللہ تعالی نے ڈاکٹر صاحب کی تمنا کو پوری کیا اور جامعہ اسلامیہ بھٹکل کی شکل میں ایک عظیم دینی درسگاہ قائم ہوئی،جس نے چند ہی مدت میں اس ساحلی پٹی کی کایا پلٹ دی اور اس کا فیض پوری دنیا میں پھیل گیا۔اللہ تعالی حضرت ڈاکٹر صاحب مدظلہ کا سایہ ہم پر تادیر سلامت رکھے اور ان کو پوری قوم کی طرف سے

جزائے خیر عطا فرمائے اور ان تمام حضرات کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے جنھوں نے اس سلسلہ میں جس طریقے سے بھی مدد کی اور اس کی ترقی میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ **ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین.**